مجھکو بابا صدا دو اگر ہو سکے
تم جہاں ہو بلا لو اگر ہو سکے

تشنگی سے زباں میں ہے چھالے پڑے
تھوڑا پانی پلا دو اگر ہو سکے

جل رہی ہے زمیں اب تو آغوش میں
آؤ آؤ اٹھالو اگر ہو سکے

میری قسمت میں بابا جو پانی نہیں
میرے گوہر دلا دو اگر ہو سکے

عمو دریا سے واپس کیوں آئے نہیں
مجھکو اتنا بتا دو اگر ہو سکے

تشنگی کا کوئی ان سے شکوی نہیں
بھیج دو اب چچا کو اگر ہو سکے

سونا گھر ہو گیا دل بھی لگتا نہیں
میرے اکبر کو لادو اگر ہو سکے

اتنا کہ دوں ترستی ہوں دیدار کو
آ کے صورت دکھادو اگر ہو سکے

کس طرح دفن بھائی ہے اصغر میرا
وہ جگہ ہی بتادو اگر ہو سکے